شریعت کی توہین کا حکم

JAMAT RAZA E MUSTAFA BHADRAK ODISHA

حامدا و مصلیا و مسلما

آئے دن شریعت کے حوالے سے مسلمان بے باک اور نڈر ہوتے جارہے ہیں لیکن دنیا کے متعلق دنیوی معاملے میں بہت چست اور چالاک ہیں، یہ قابل افسوس مقام ہے لیکن افسوس کی انتہا تب ہو جاتی ہے جب مسلمان کہلانے والے قرآن و حدیث کی بے حرمتی کرتے ہیں شریعت کی توہین اور بے عزتی کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اب بھی مسلمان ہیں حالاں کہ شریعت کی ادنیٰ توہین و گستاخی کفر ہے کہ اس سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، اور کافر کی جگہ جنت میں نہیں جہنم میں ہے۔

اسی لئے شریعت کی بے حرمتی کیا بلا و آفت لاتی ہے کونسی مصیبت ڈھاتی ہے کیا کیا گل کھلاتی ہے، مختصرا جمع کر دیا گیا ہے کہ مسلمان گستاخی اور بے ادبی سے خود بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔

شریعت کسے کہتے ہیں:

ماہر زبان صاحب بیان ابن منظور افریقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الشريعة والشرعة: ما سن الله من الدين وأمر به كالصوم والصلاة والحج والزكاة وسائر أعمال البر.

ترجمہ:

شریعت اور شرعہ: دین کی ان باتوں کو کہتے ہیں جن کو اللہ نے مقرر کیا ہو اور اس کا حکم دیا ہو جیسے روزہ، نماز اور حج وزکوۃ اور سارے اچھے اعمال. (لسان العرب، ابن منظور ج ۸ ص ۴۱، مطبوعہ بولاق مصر)

تعریف الشرع کے مصنف نے اپنے الفاظ میں یوں تعریف کی ہے لکھتے ہیں:

يراد الشريعة دين الإسلام كله بمعناه الشامل، فقيل في تعريفها أنها ما شرعه الله لعباده المسلمين من الأوامر والنواهي والحلال والحرام،

ترجمہ:

"شریعت سے مراد مکمل دینِ اسلام اپنے جامع مفہوم کے ساتھ لیا جاتا ہے، چنانچہ اس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ: یہ ان اوامر ونواہی، احکامات و ممانعت اور حلال و حرام کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسلمان بندوں کے لیے مشروع فرمائے ہیں۔" (تعریف الشریعۃ، والفقہ، وأصول الفقہ. - الإسلام سؤال وجواب)

اب جبکہ شریعت اسلامیہ کی تعریف وتوصیف معلوم کر چکے ابن منظورِ افریقی وغیرہ نے جو وضاحت کی ہے جان چکے تو اس کی توہین کا حکم بھی مطالعہ کریں

شریعت کی توہین کا حکم کیا ہے:

اپنے وقت کے محدث اعظم ومفسر عظم ساتھ ہی مصنف اعظم علامہ قاسم ابن قطلوبغا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ومن قال للآخر :اذهب معي الى الشرع. فقال الآخر لا اذهب حتى تاتي بالبيذق. كفر لانه عند الشرع۔ولو قال:ماذا اعرف الشرع ، أو قال عندي مقمع ماذا أصنع بالشرع.كفر.ومن قال:الشرع و أمثاله لا يفيدني ولا يفيد، او ينفذ عندي.كفر.وفي الفتاوي الظهيرية : ولو قال اين كان الشرع وامثاله حين اخذت الدرهم. كفر.وفي المحيط: من ذكر عنده الشرع فتجشأ او صوّت صوتا كريها وقال:هذا الشرع.كفر۔

ترجمہ:

"اور جس نے دوسرے سے کہا:'میرے ساتھ شرعی عدالت (قاضی) کے پاس چلو'، تو دوسرے نے جواب دیا:'میں تب تک نہیں جاؤں گا جب تک تم گواہ (یا ثبوت) نہ لے آؤ'، تو وہ کافر ہو گیا کیونکہ اس نے شرع کے پاس جانے سے انکار کیا۔

اور اگر کسی نے کہا:'میں شرع و شریعت کو کیا جانوں؟'، یا کہا:'میرے پاس لاٹھی ہے، میں شرع کا کیا کروں؟'، تو وہ کافر ہو گیا۔ اور جس نے کہا:'شریعت اور اس جیسی چیزیں مجھے کوئی فائدہ نہیں دیتیں اور نہ ہی نافذ ہوتی ہیں'، تو وہ کافر ہو گیا۔

اور 'فتاویٰ ظہیریہ' میں ہے: اگر کسی نے کہا کہ 'جب میں نے درہم (رقم، روپیہ، پیسہ) لیا تھا، تب شریعت اور اس جیسی چیزیں کہاں تھیں؟'، تو وہ کافر ہو گیا۔ اور 'المحیط' میں ہے: جس کے سامنے شریعت کا ذکر کیا گیا اور اس نے ڈکار لی یا کوئی ناگوار آواز نکالی اور کہا:'یہ ہے شرع'، تو وہ کافر ہو گیا۔" (من یکفر ولا یشعر. ص44، دار المقتبس)

اسی مفہوم کو مختصر جامع الفاظ میں علامہ ابو عبد اللہ بد الدین قزوینی نے یوں بیان فرمایا:

اعلم أنّ من استهزا بالشريعة او بحكم من احكام الشريعة. يكفر.

ترجمہ: جان لو کہ جس نے شریعت کا یا شریعت کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اڑایا اس نے کفر کیا۔(الکلمات المکفرۃ ص48،
كذا قال المحدث الكبير الملا علي القاري في شرح الالفاظ المكفرة: ص8، مخطوطه، إذا جاء في الجامع في الفاظ الكفر ص ۴۴)

یہ تو تھے عربی مصنفین جن تک صرف اردو دان کی رسائی مشکل ہے لیکن زمان قریب کے فقیہ اعظم محدث اعظم مفسر اعظم بلکہ مجدد اعظم میری مراد امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان شریعت کی توہین پر کیا فرماتے ہیں ملاحظہ کریں:

"ہم کو شریعت منظور نہیں رواج منظور ہے" کہنا کلمہ کفر ہے. فتاوی رضویہ ج14 ص691

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"شریعت کو فرضی اور خود ساختہ کہنا کفر ہے"۔ ج۱۵ ص۲۷۸

اعلیٰ حضرت کے فیض یافتہ شاگرد و خلیفہ حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالمِ علمِ دِین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالمِ دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ

سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالِمِ دِین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا"۔ (بہار شریعت ج ۲ ص 465، مکتبۃ المدینہ)

شرح فقہ اکبر منح الروض الازہر کے مصنف حضرت علامہ فہامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کتاب سے منقول ہے

سوال: شریعت کی توہین کرنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے فقہائے کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں جس شخص نے شریعت یا اس کے مسائل کی توہین کی اس نے کفر کیا۔ (للاول منح الروح الازہر ص 473)

مسئلۂ شریعت سن کر کہنا: یہ فضول گھڑنت اور زبر دستی کا لٹھ چلانا ہے۔ یہ کلمہ ٔکفر ہے۔

ان عبارتوں کو پڑھ کر ایک عام انسان بھی بتادے گا کہ شریعت کی توہین کا کیا حکم ہے، اسی طرح اس قائل کا حکم بتادیگا جس نے یہ کہا کہ "شریعت کو جنگل میں پھینکو"۔

کیا شریعت وطریقت الگ الگ ہیں؟

اس کی مکمل تفصیل وتوضیح امام عشق ومحبت جامع شریعت وطریقت اعلی حضرت مجدد دین وملت کی زبانی فیض ترجمانی سے ملاحضہ کریں:

شریعت وطریقت، دو راہیں متبائن نہیں (کہ ایک دوسرے سے جدا اور ایک دوسرے کے خلاف ہوں) بلکہ بے اتباع شریعت، خدا تک وصول محال، شریعت تمام احکامِ جسم وجان وروح قلب

وجملہ علومِ الٰہیہ و معارفِ نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے ولہذا باجماعِ قطعی جملہ اولیائے کرام کے تمام حقائق کو شریعتِ مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و قبول ہیں ورنہ مردود و مخذول (مطرود و نامقبول)

(تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناط و مدار ہے شریعت ہی محک و معیار ہے اور حق و باطل کے پرکھنے کی کسوٹی)

شریعت راہ کو کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ علٰی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کا ترجمہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی راہ۔ اور یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکامِ جسمانی سے خاص۔

یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت، ہر نماز ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر صبر و استقامت کی دُعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ " اِهۡدِ نَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ "۔ (ہم کو سیدھا راستہ چلا) ہم کو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی راہ پر چلا، ان کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔

یونہی طریق، طریقہ، طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے، اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک جنت تک نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا۔

لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت یہی شریعت ہے اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے۔ اس کا اس سے جدا ہونا محال و ناسزا ہے، جو اسے شریعت سے جدا مانتا ہے اسے راہِ خدا سے توڑ کر راہِ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا، طریقیت حقّہ راہِ ابلیس

نہیں قطعًا راہِ خدا ہے) نہ بندہ کسی وقت کیسی ہی ریاضات و مجاہدات بجالائے۔(کیسی ہی ریاضتوں، مجاہدوں اور چِلّہ کشیوں میں وقت گزارا جائے۔اس رُتبہ تک پہنچے کہ تکالیف شرع (شریعت ومطہرہ کے فرامین و احکامِ امر و نہی) اس سے ساقط ہو جائیں اور اسے اسپ بے لگام و شُتر بے زمام کر کے چھوڑ دیا جائے۔

قرآن عظیم میں فرمایا: " اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۶﴾ " ۔بے شک اسی سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے۔

اور فرمایا: " وَ اَنَّ ہٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡہُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ "الاٰیۃ۔

شروع رکوع سے احکامِ شریعت بیان کر کے فرماتا ہے۔اور اے محبوب! تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ لگ جاؤ کہ وہ تمہیں خدا کی راہ سے جدا کر دیں گے۔دیکھو قرآن عظیم نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس کا منتہا اللہ ہے اور جس سے وصول الی اللہ ہے،اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دُور پڑے گا،

طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباعِ شرع بڑے بڑی کشف راہبوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو دیئے جاتے ہیں،پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں،اسی نارِ جحیم وعذاب الیم تک پہنچاتے ہیں۔(مقال العرفاء)

صوفی وہ ہے کہ اپنے ہوا (اپنی خواہشوں،اپنی مرادوں) کو تابع شرع کرے (بے اتباع شرع کسی خواہش پر نہ لگے) نہ وہ کہ ہوا (وہوس اور نفسانی خواہشوں) کی خاطر شرع سے دستبردار ہو (اور اتباع شریعت سے آزاد) شریعت غذا ہے اور طریقت قوت،جب غذا ترک کی جائے گی قوت آپ زوال پائے گی،شریعت آنکھ ہے اور طریقت

نظر (اور) آنکھ پھوٹ کر نظر (کا باقی رہنا) غیر متصور (عقل سلیم قبول نہیں کرتی تو شریعتِ مطہرہ میں کب مقبول و معتبر) بعد از وصولِ (منزل) اگر اتباعِ شریعت سے بے پروائی ہوتی (اور احکامِ شرع کا اتباع لازم وضرور نہ رہتا یا بندہ اس میں مختار ہوتا) تو سیّد العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور امام الواصلین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ اس کے ساتھ احق ہوتے (اور ترک بندگی و اتباع شرع کے باب میں سب سے مقدم و پیش رفت) نہیں (یہ بات نہیں اور ہر گز نہیں) بلکہ جس قدر قربِ (حق) زیادہ ہوتا ہے شرع کی باگیں اور زیادہ سخت ہوتی جاتی ہیں (کہ) حسنات الابرار سیئات المقربین۔ (ابرار کی نیکیاں بھی مقربین کے لیے عیب ہوتی ہیں)

ع نزدیکاں رابیش بود حیرانی (قریب والوں کو حیرت زیادہ ہوتی ہے)

اور ع جن کے رُتبے ہیں سوا، ان کو سوا مشکل ہے

آخر نہ دیکھا کہ سیّد المعصومین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رات، رات بھر عبادات و نوافل میں مشغول اور کارِ امّت کے لیے گریاں وملول رہتے، نماز پنجگانہ تو حضور پر فرض تھی ہی نمازِ تہجد کا ادا کرنا بھی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر لازم بلکہ فرض قرار دیا گیا جب کہ اُمّت کے لیے وہی سنت کی سنت ہے۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا گیا کہ کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ احکامِ شریعت تو وصول کا ذریعہ تھے اور ہم واصل ہوگئے یعنی اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت۔ فرمایا وہ سچ کہتے ہیں، واصل ضرور ہوئے مگر کہاں تک؟ جہنم تک۔ چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض وواجبات تو بڑی چیز ہیں، جو نوافل و مستحبات مقرر کر دیئے ہیں بے عذرِ شرعی ان میں کچھ کم نہ کروں۔

تو خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نشانِ قدم کی پیروی کرے۔

خلافِ پیغمبر کسے راہ گزید   کہ ہر گز بہ منزل نہ خواہد رسید

(جس کسی نے پیغمبر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلاف راستہ اختیار کیا ہر گز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا)

توہینِ شریعت کفر (اور علمائے دین کو سب و شتم، آخرت میں فضیحت ورسوائی کا موجب)

اور اس کے دائرہ سے خروج فسق (و نافرمانی) صوفی (تقوٰی شعار) صادق (العمل) عالم سنی صحیح العقیدہ پر خدا اور رسول کے فرمان (واجب الاذعان کے مطابق) ہمیشہ یہ عقیدت رکھتا ہے کہ (یہاں اصل میں بیاض ہے) (علمائے شرع مبین وارثانِ خاتم النبیین ہیں اور علومِ شریعت کے نگہبان و علمبردار، تو ان کی تعظیم و تکریم صاحبِ شریعت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے اور اس پر دین کا مدار) اور عالمِ متدین خدا طلب (خدا پرست، خدا ترس، خدا آگاہ) ہمیشہ صوفی سے (یہاں اصل میں بیاض ہے) (بتواضع و انکسار پیش آئے گا کہ وہ حق آگاہ اور حق کی پناہ میں ہے) اور اسے اپنے سے افضل و اکمل جانے گا (کہ وہ دنیاوی آلائشوں سے پاک ہے) جو اعمال اس (صوفی صاف حق پرست و حق آگاہ) کے اس کی نظر میں قانونِ تقوٰی سے باہر نظر آئیں گے (ان سے صرفِ نظر کر کے معاملہ عالم الغیب والشہادۃ پر چھوڑے گا بمصداق۔

ایکہ حمّالِ عیب خویشتید   طعنہ بر عیبِ دیگراں مکنید

(اے اپنے عیبوں کو اٹھانے والو! دوسروں کے عیب پر طعنہ زنی مت کرو)

اے اللہ !سب کو ہدایت اور اس پر ثبات و استقامت (ثابت قدمی)اور اپنے محبوبوں اور سچے پکے عقیدوں پر جہانِ گزران سے اٹھا، آمین یاارحم الراحمین۔

اللّٰھم لک الحمد والیک المشتکٰی وانت المستعان ط ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب المصطفٰی وعلٰی اٰلہ الطیبین وصحبہ الطاہرین اجمعین

رسالہ اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفٰی والاٰل والاصحاب ختم ہوا۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۹ص۳۹۰،رضااکیڈمی)

اللہ تعالٰی ہمیں کفر وغیرہ محرمات سے بچائے، قرآن وحدیث کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔